السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ میں تورات کا ایک نسخہ حاصل کر کے اپنے پاس رکھوں تاکہ اللہ تعالی کے اس کلام کو معلوم کروں ،جو اس نے سیدنا عیسی پر نازل فرمایا تھا؟ کیا موجودہ انجیل صحیح ہے ؟ مین نے سنا ہے کہ صحیح انجیل فرات میں غرق ہوگئی تھی ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید سے پہلے آسمانی کتابوں تورات وانجیل وغیرہ میں سے کسی کو حاصل کر کےاپنے پاس رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ : 1۔ ان کتابوں میں جو نفع بخش باتیں تھیں ، وہ سب اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بیان فرمادی ہیں ۔ 2۔ قرآن مجید ہمیں ان سابقہ تمام کتابوں سے بے نیاز کردیتا ہے ۔ ارشاد باری تعالی ہے :

نَزَّلَ عَلَيكَ الكِتـٰبَ بِالحَقِّ مُصَدِّقًا لِما بَينَ يَدَيهِ وَأَنزَلَ التَّورىٰةَ وَالإِنجيلَ ﴿٣﴾... سورة آل عمران

''اس نے (اے محمد!) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے ۔''

سابقہ آسمانی کتابوں میں خیر وبھلائی کی جو باتیں بھی تھیں ، وہ تمام قرآن مجید میں موجود ہیں ۔ سائل نے جو یہ کہا ہے کہ وہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالی نےاپنے عبد ورسول حضرت عیسی پر کیا کلام نازل کیا تھا تو ہمارے لیے اس کا بھی نفع بخش حصہ قرآن میں موجود ہے لہذا اسے بھی کسی اور جگہ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

اور پھر موجودہ انجیل تحریف شدہ بھی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس وقت ایک کی بجائے چار انجیلیں ہیں اور یہ چاروں ایک دوسرے کی خالف ہیں لہذا ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ، البتہ ایسا طالب علم جس کے پاس اتنا علم ہو کہ وہ حق وباطل میں تمیز کرسکتا ہو تو وہ باطل کی تردید کےلیے ان کتابوں کا مطالعہ کرسکتا ہے تاکہ ان کے ماننے والوں پر حجت تمام کرسکے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص524

محدث فتویٰ